رب کریم اپنے بندوں کی سب سے بڑھ کر اور بہتر حفاظت و رعایت فرمانے والا ہے

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَفِيظِ الْعَلِيمِ، يَحْفَظُ خَلْقَهُ، وَهُوَ خَيْرُ الْحَافِظِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: (**وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ**)[1].

رفیقانِ ملت ِاسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! بلاشبہ اللہ تعالی احکم الحاکمین ہے تمام عظمت وکبریائی اور جلالت ِشان اللہ ہی کے لیے مخصوص ہے آسمان و زمین کی ملکیت اور حکومت اسی کی ہے رب ذوالجلال والاکرام کی سلطنت بہت ہی عظیم ہے اس کی کرسی کی وسعت آسمان وزمین کو محیط ہے اور وہی آسمان وزمین اور تمام درمیانی چیزوں کا محافظ ہے آیت الکرسی میں باری تعالیٰ جَلَّ جَلالُہ کا ارشاد ہے: (وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ

(١) البقرة : ٢٨١ .

وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ)[١]. اس کی کرسی کی وسعت نے آسمان وزمین کو گھیر رکھا ہے اور اس کو ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گذرتی اور وہ بہت بلند وبرتر ہے، یقیناً اللہ تعالی ہر چیز کا محافظ اور نگہبان ہے چنانچہ ایک دوسری آیت میں ارشاد ہے: (وَرَبُّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ)[٢]. اور آپ کا رب ہر چیز کا نگراں ہے باری تعالی اپنی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ سے تمام مخلوقات کی رعایت فرماتا ہے اور لوگوں کو آفات و مصائب سے محفوظ رکھتا ہے کسی چیز کی حفاظت کرنے کا مطلب ہے اس کی رعایت ونگرانی کرنا اور اس کی حمایت و حفاظت کرنا[٣]. الحاصل اللہ تعالی ارحم راحمین اور خیر الحافظین ہے باری تعالی کی حفاظت و رعایت حاصل ہوجانا ایک عظیم دولت ہے اور اس میں بندوں کی سعادت و کامیابی پوشیدہ ہے سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اسی حقیقت کو اپنے بیٹوں کے دلوں میں مستحکم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا: (فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ)[٤]. پس اللہ سب سے بڑھ کر نگہبان ہے، اور وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے

---

(١) البقرة : ٢٥٥ .
(٢) سبأ : ٢١.
(٣) لسان العرب لابن منظور مادة (حفظ) ٧/٤٤٠.
(٤) يوسف : ٦٤.

خدائے حفیظ جَلَّ جَلَالُہٗ پر ایمان رکھنے والو! خدائے عَزَّوَجَلَّ کے ننانوے (۹۹)

اسماءِ حسنیٰ میں سے ایک مبارک نام: اَلْحَفِيظ: بھی ہے یعنی اللہ تعالی ساری کائنات کی حفاظت فرمانے والا ہے آسمان و زمین کی کوئی بھی بڑی یا چھوٹی چیز اس سے غائب نہیں وہی آسمان و زمین کو تھامے ہوئے ہے اور ان کو اپنی جگہوں سے ہٹنے سے روکے ہوئے ہے[۱] اسی کا فرمان مبارک ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا﴾[۲]. بے شک اللہ ہی ہے جو آسمانوں اور زمین کو ٹل جانے سے روکے ہوئے ہے اللہ تعالی پر ان دونوں کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی اور نہ ان کی حفاظت اس پر کچھ دشوار ہے بلکہ یہ اس پر انتہائی سہل اور بالکل آسان ہے اور چونکہ مومن کا اس حقیقت پر ایمان ہوتا ہے کہ اللہ تعالی ہی آسمان زمین کا خالق و مالک اور حفیظ و محافظ ہے اسی لیے اس کے واسطے اس حقیقت پر بھی یقین کرنا بالکل آسان ہے وہی اللہ اس کی بھی حفاظت و رعایت فرمانے والا ہے بلاشبہ وہی تمام مخلوقات کی جان و مال رزق و روزی اور ان کے اعمال و افعال کی نگرانی فرمانے والا ہے[۳] خود اس کا ارشاد ہے: ﴿أَفَمَنْ هُوَ

---

(۱) تفسير ابن كثير : (٦/٥٥٧) .
(۲) فاطر : ٤١ .
(۳) تفسير الطبري : (١٣/٥٤٥).

قَائِمٌ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ)[١]. بھلا بتاؤ کہ وہ ذات جو ہر شخص کے عمل پر مطلع اور نگراں ہے (کوئی اس ذات کے ہمسر اور برابر ہو سکتا ہے؟) جی ہاں میرے بھائیو: اللہ تعالی ہی آسمان وزمین کا خالق ومالک اور نگراں ومحافظ ہے وہی اپنے بندوں کی حفاظت کے لئے فرشتے مامور فرماتا ہے چنانچہ ارشاد ہے: (وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً)[٢]. اور وہ تمھارے اوپر نگراں (فرشتے) بھیجتا ہے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ: حَفَظَة: سے مراد وہ فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم سے انسانوں کی حفاظت کرتے ہیں[٣] جیسا کہ باری تعالی کے اِس فرمان سے اِس کی تصدیق ہو رہی ہے: (لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ)[٤]. ہر ایک کیلیۓ باری باری آنے والے فرشتے ہیں اس کے آگے بھی اور اس کے پیچھے بھی وہ اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں

باری تعالی کے کرم اور اس کی حفاظت کی دعا کرنے والو! آئیے ذرا ان اعمال وافعال پر غور کریں جن کی برکت سے بندے کو اللہ تعالی کی حفاظت ورعایت

---

(١) الرعد : ٣٣ .
(٢) الأنعام : ٦١.
(٣) جامع العلوم والحكم : (١/٤٦٦).
(٤) الرعد : ١١.

حاصل ہوتی ہے ؟ تو جاننا چاہیے کہ اللہ کی رحمت و حفاظت حاصل کرنے کا سب سے اہم اور بنیادی سبب اللہ پر اور دین کی تمام ضروریات پر ایمان لانا ہے ایمان کے بعد اس کا اہم ذریعہ اللہ تعالی کی اطاعت و عبادت سنتوں کی پیروی نیک اعمال کی کثرت اور پاکیزہ افعال کا اہتمام ہے اس کی بدولت اللہ تعالی بندوں کی جان و مال اور آل و اولاد کی مکمل حفاظت فرماتا ہے حضرت محمد بن الْمُنکَدِر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مومن کے ایمان کی برکت سے اللہ تعالی اس کے بیٹوں پوتوں کی نیز اس کے تمام اہل خانہ کی حفاظت فرماتا ہے اور وہ سب مسلسل اللہ کی حفاظت رعایت اور امن و عافیت میں رہتے ہیں[١] مشہور تابعی حضرت سعید بن المُسَیّب علیہ الرحمۃ اپنے صاحبزادے سے فرمایا کرتے کہ میں تمھاری وجہ سے اپنی نماز اور عبادت میں اضافہ کر دیتا ہوں اس بات کی امید کرتے ہوئے کہ میری اس نیکی کی بنا پر تمھاری حفاظت کی جائے گی اور تمھارے سلسلے میں میری تمنا پوری ہوگی پھر سورۂ کَہف کی یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا﴾[٢]. اور ان دونوں کا باپ ایک مرد صالح تھا اس آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالی نے دو یتیم بچوں کے مال کی اس بنا پر حفاظت فرمائی کہ ان کے والد محترم ایک نیک اور صالح انسان تھے آیت میں اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ آدمی کی نیکی اور تقوی کی برکت سے

---

(١) مصنف ابن أبي شيبة : ٣٥٤١٥ ، وسنن النسائي الكبرى : ١١٨٦٦، والقائل هو: مُحَمَّد بْنُ الْمُنْكَدِرِ.
(٢) جامع العلوم والحكم : (٤٦٧/١). والآية من سورة الكهف : ٨٢، والقائل هو سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ .

اس کی اولاد کی اور مال ودولت کی حفاظت ہوتی ہے اور والد کی عبادت ونیکی کی برکت و رحمت اس کی اولاد کو بھی حاصل ہوتی ہے اسی طرح اپنے بچوں کی عمدہ تربیت کرنا اور ان کو اعلی اخلاق و کردار سے آراستہ کرنا ان کی حفاظت کا سبب ہے اس سے ان کو اللہ کی عنایت ورحمت نصیب ہوتی ہے نبی رحمۃٌ للعلمین ﷺ کا فرمان ہے «إِنَّ اللَّهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ، أَحفِظَ أَمْ ضَيَّعَ»[1]. اللہ تعالی ہر نگراں سے اس چیز کے متعلق سؤال کرے گا جس کا اسکو نگراں بنایا ہے کہ آیا اس نے اسکی حفاظت کی یا اسکو ضائع کر دیا، ہم میں سے ہر ایک کے دل کی یہ خواہش ہے کہ ہماری جان ومال اور اولاد کی حفاظت ہو اور وہ دین دنیا کی مشکلات و مصائب سے محفوظ و مامون رہیں پس ہمیں چاہیے کہ اپنے بچوں کی پاکیزہ تربیت کریں اللہ پر توکل کریں اور اپنی جان ومال اور اولاد کو اس کی حفاظت میں دے دیں کیونکہ اللہ کی حفاظت میں رکھی ہوئی کوئی بھی امانت کبھی ضائع نہیں ہو سکتی رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّ اللَّهَ إِذَا اسْتُودِعَ شَيْئًا حَفِظَهُ»[2] جب کوئی چیز اللہ کی حفاظت وامانت میں رکھدی جاتی ہے تو اللہ تعالی اس کی حفاظت فرماتا ہے، اور یہ تو ہمیں معلوم ہی ہے کہ باری تعالیٰ کی عنایت و حفاظت حاصل کرنے کا سب سے اہم طریقہ یہ ہے کہ اپنے اعضاء وجوارح کو اس کی نافرمانی سے

(١) صحيح ابن حبان ١٠/٣٤٤.
(٢) أحمد : ٥٦٠٥ ، والسنن الكبرى : ١٩٠٤٨، والمعجم الأوسط للطبراني : ٤٦٦٧.

اور حرام کاموں سے محفوظ رکھا جائے اور ان کو رب کائنات کی رضا اور اطاعت وعبادت میں استعمال کیا جائے نبی کریم ﷺ بچوں کے دلوں میں اس حقیقت کو مستحکم فرماتے اور ان کو اس بات کی تعلیم دیتے کہ اللہ تعالی ہی ہماری حفاظت ورعایت فرمانے والا ہے اور اس کی رحمت وحفاظت کو پانے کا اہم ذریعہ اس کی اطاعت وفرمانبرداری ہے چنانچہ ایک بار رسول رحمت ﷺ نے سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ارشاد فرمایا: «يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ»[1]. «[2]. بچے! میں تجھے چند کلمات سکھا رہا ہوں، اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر، وہ تمھاری حفاظت فرمائے گا، اللہ (کے احکام) کی حفاظت کر تو اس کو اپنے سامنے پائے گا، بلا شبہ جب انسان اللہ تعالی کے احکام پر عمل کرتا ہے اپنی آنکھ کان وغیرہ کو غیبت وچغلی اور بدنگاہی جیسی برائیوں سے محفوظ رکھتا ہے اپنا دل حَسَد جَلَن اور بُغض وعداوت سے پاک رکھتا ہے تو اللہ تعالی اس کو اپنی رحمت وعنایت عطا فرماتا ہے اور اس کی مکمل حفاظت فرماتا ہے

اللہ تعالی کی رحمت ورعایت کی تمنا کرنے والو! رب ارحم الراحمین کی رحمت وعنایت کا ایک اہم سبب ہے کلام الہی کی تلاوت اسکے معانی میں غور وفکر اور اس

---

(١) الترمذي : ٢٥١٦، وأحمد : ٢٧٦٣.
(٢) الترمذي : ٢٥١٦.

کے احکام کی پیروی ہے یوں تو پورا قران کریم سراپا خیر و برکت اور نور ایمانی کا ذریعہ ہے مگر اس کی بعض آیتوں اور سورتوں کو خصوصی اور امتیازی مُقام حاصل ہے انہیں میں آیت الکرسی بھی ہے یہ قرآن پاک کی سب سے عظیم الشان اور سب سے افضل آیت ہے جو بندہ صبح و شام اسکو پڑھ لیتا ہے تو اس کو اللہ کی حفاظت نصیب ہوتی ہے نیز اگر کوئی شخص رات میں سونے سے پہلے اسکو پڑھ لیتا ہے تو صبح تک اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ اسکی حفاظت پر متعین رہتا ہے اور شیطان اسکے قریب نہیں آسکتا[1] اسی طرح سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی بہت زیادہ فضیلت ہے جو بندہ ہر رات ان کو پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالی اس کو ہر آفت و مصیبت سے محفوظ رکھتا ہے اور انسان و جنات کے شرور و فتن اور وساوس کو اس سے دفع کردیتا ہے[2] رسول رحمت ﷺ کا فرمان گرامی ہے: «الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ»[3]. سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں ایسی بابرکت ہیں کہ جو شخص رات میں ان کو پڑھ لیتا ہے تو وہ اس کیلئے کافی ہوجاتی ہیں، لہذا ہمیں ان دونوں آیتوں کا نیز مُعَوِّذَتَيْن یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ: اور: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ: کا اہتمام کرنا چاہیے اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تعلیم وترغیب دینی چاہیے اس کی برکت سے اللہ تعالی پورے گھر کو امن وعافیت

(١) البخاري : ٢٣١١.
(٢) فتح الباري لابن حجر : (٩/٥٦).
(٣) متفق عليه .

سے نوازے گا اور سب کی حفاظت ورعایت فرمائے گا اسی طرح ہم کو دعاوں کی اور اذکار وتسبیحات کی پابندی کرنی چاہیے ذِکر اور دعا کی کثرت نبیؐ کریمﷺ کی سنت، اور سلف صالحین کی خصلت ہے ذِکر ایک انتہائی آسان مگر بہت ہی بابرکت اور محبوب عمل ہے اذکار وتسبیحات سے دلوں کو طُمانینت حاصل ہوتی ہے اور شیطان کے مکروفر یب سے حفاظت وحمایت نصیب ہوتی ہے سرورکونینﷺ کا ارشاد ہے « الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ»[1]. بندہ اپنے کو شیطان کے شرور سے محض اللہ کے ذِکر کے ذریعے محفوظ رکھ سکتا ہے اسی طرح اپنے گھر سے نکلتے وقت ہم کو دعا ضرور پڑھ لینی چاہئے گھر سے نکلتے وقت ذِکر کرنا اور دعا کا پڑھنا بندے کی حفاظت کا سبب ہے ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جب آدمی اپنے گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھ لیتا ہے «بِسْمِ اللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ».:تو اس پڑھنے والے کو بشارت دی جاتی ہے «يُقَالُ لَهُ: كُفِيتَ وَوُقِيتَ. وَيَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ»[2]. اس سے کہا جاتا ہے تمھاری کفایت کردی گئی اور تمھاری حفاظت کردی گئی اور شیطان مایوس ہوکر اس سے کنارہ کش ہوجاتا ہے سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرمﷺ صبح اور شام کو یہ دعا ضرور پڑھتے

---

(١) الترمذي : ٢٨٦٣.
(٢) أبو داود : ٥٠٩٥، والترمذي : ٣٤٢٦ ، واللفظ له.

تھے اور ان کو کبھی ترک نہیں فرماتے تھے: «اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي»[1]. اے اللہ میرے آگے سے اور میرے پیچھے سے میری حفاظت فرما اور میری داہنی جانب سے اور میری بائیں جانب سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما، یا اللہ یا کریم ہم کو اپنی حفاظت ورعایت عطا فرما ہماری خطاوں کو مُعاف فرما دے اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے*** فَاللَّهُمَّ احْرُسْنَا بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ، وَاحْفَظْنَا بِحِفْظِكَ وَرِعَايَتِكَ، وَوَفِّقْنَا جَمِيعًا لِطَاعَتِكَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[2].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) البخاري في الأدب المفرد: ١٢٠٠، وأبو داود: ٥٠٧٤ وغيرهما.
(٢) النساء: ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ : میرے عزیزدوستو! رب ارحم الراحمین اپنی رحمت سے اپنے بندوں کی حفاظت فرماتا ہے اوران کو مصائب اور مشکلات سے عافیت عطافرماتا ہے اس نے بندوں کی حفاظت کیلئے احکام نافذ فرمائے اورایسے اصول متعین فرمائے جن پرلوگ عمل کرتے ہیں اوران کی روشنی میں اپنے دین اپنی جان ومال عزت وآبرواوراپنے ملک ووطن کی حفاظت کرتے ہیں واقعی جوبندے باری تعالی کے احکام پر پوری طرح عمل کرتے ہیں تقوی اختیار کرتے ہیں اور ظاہر وباطن میں اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ سے ڈرتے ہیں ایسے نیک بندوں سے اللہ نے اپنی رحمت وعنایت کا وعدہ فرمایاہے ان کو جنت کی نعمتوں کی بشارت دی ہے اوران کودین ودنیا کی کامیابی کی خوشخبر ی سنائی ہے چنانچہ ارشاد ہے : (وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ* هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ* مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ* ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ* لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا

مَزِيدٌ)[1]. اور جنت متقیوں کے قریب لائی جائے گی کہ کچھ دور نہ رہے گی یہی وہ چیز
ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا کہ وہ ہر رجوع ہوجانے والے، پابندی رکھنے والے کے
لئے ہے (غرض) جو کوئی بھی (خدائے) رحمن سے بن دیکھے ڈرتا ہوگا اور رجوع ہونے
والا دل لے کر آئے گا، (اس سے فرمایا جائے گا) جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوجاو
یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے ان کو جنت میں وہ سب کچھ ملے گا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے
پاس مزید (نعمتیں) ہیں، ظاہر ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کے دل میں حفاظت وعافیت
پانے اور جنت میں داخلے کی تمنا ہے لہذا ہمیں بھی اطاعت وعبادت اور اذکار واوراد کی
پابندی کرنی چاہیے دن ورات صبح وشام ہر گھڑی دعاواِستغفار کا سلسلہ رکھنا چاہیے نیز
اپنے بچوں کے اندر یہ خصلت پختہ کرنی چاہیے تاکہ اللہ کی قدرت وحفاظت پر ان کا
ایمان مضبوط ہو اور اللہ تعالی ہم پر خصوصی رحم وکرم کا مُعاملہ فرمائے ہر قسم کے شرور
وفتن سے ہماری حفاظت فرمائے اور ہم کو امن وعافیت اور فرحت ومسرت بھری زندگی
عطا فرمائے اور دنیا اور آخرت میں ہمارے درجات بلند فرمادے آخر میں بارگاہِ رب
العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الہ العٰلمین ہم کو امن وعافیت عطا فرما ہم کو خیر وبرکت اور
حفاظت وعافیت سے نوازدے اور دنیا اور آخرت کی تمام آفات اور بلاوں سے محفوظ
فرمادے ہماری خطاوں اور گناہوں کو مُعاف فرمادے اور اپنی طاعات پر ثابت قدم

---

(١) ق : ٣١ - ٣٥.

فرمادے *** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ، وَأَطِيعُوا رَبَّكُمْ فِيمَا أَمَرَ، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ: ﴿**إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**﴾[1]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُو، وَإِيَّاكَ نَدْعُو، فَأَدِمْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِنَا، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِنَا، وَارْفَعْ دَرَجَاتِنَا، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدَ وَالشَّيْخَ مَكْتُومَ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ. **اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.**

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ؛ الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَاجْمَعْ أَهْلَ الْيَمَنِ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِمُ الِاسْتِقْرَارَ، وَعَلَى بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

(١) الأحزاب : ٥٦ .

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.